روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 6 نومبر 2014ء 12 محرم 1436 ہجری 6 نبوت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 250

متاع آسمانی

کہاں تک حرص و شوقِ مالِ فانی
اُٹھو ڈھونڈو متاعِ آسمانی

کہاں تک جوشِ آمال و اَمانی
یہ سوسو چھید ہیں تم میں نہانی

تو پھر کیونکر ملے وہ یار جانی
کہاں غربال میں رہتا ہے پانی

(درثمین)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اپنی والدہ محترمہ حضرت اماں جان کے بارے میں بیان کرتی ہیں۔

مجھے جو شادی کے ایام میں نصائح کی تھیں وہ بھی تحریر کر دینا میرے خیال میں مفید ہوگا۔

☆ فرمایا اپنے شوہر سے پوشیدہ یا وہ کام جس کو ان سے چھپانے کی ضرورت سمجھو ہرگز کبھی نہ کرنا۔ شوہر نہ دیکھے مگر خدا دیکھتا ہے۔ اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کو کھو دیتی ہے۔

☆ اگر کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا۔ صاف کہہ دینا کیونکہ اس میں عزت ہے۔ اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور بے وقری کا سامنا ہے۔

☆ کبھی ان کے غصہ کے وقت نہ بولنا تم پر یا کسی نوکر یا بچہ پر خفا ہوں اور تم کو علم ہو کہ اس وقت یہ حق پر نہیں ہیں جب بھی اس وقت نہ بولنا۔ غصہ تھم جانے پر پھر آہستگی سے حق بات اور ان کا غلطی پر ہونا ان کو سمجھا دینا۔ غصہ میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی۔ اگر غصہ میں کچھ سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔

ان کے عزیزوں کو، عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا، کسی کی برائی تم نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی برائی کرے۔ تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ کرنا۔ دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا ہی کرے گا۔

فرمایا میں نے ہمیشہ تمہارے سوتیلے بھائیوں کے لئے دعائیں کی ہیں اور ان کا بھلا ہی خدا سے چاہا ہے۔ کبھی اپنے دل میں ان کو غیر نہیں جانا خواہ حالات کے سبب وہ الگ رہے۔ میرا دل ہمیشہ ان کا خیر خواہ رہا ہے۔ یہ تو آپ کو علم ہی ہوگا۔ کہ آپ کی شادی سترھویں سال میں ہوئی تھی۔ فرماتی ہیں کہ وہابی ہونے کے سبب سے صرف والد (حضرت نانا جان) موافق تھے اور سب کنبہ بے حد خلاف تھا۔ ہماری دادی تو بہت روتی تھیں کہ کہاں لڑکی کو (نعوذ باللہ) جھونک رہے ہو۔ فرماتی ہیں کہ ایک دن خود میں نے سنا۔ کہ ''ابا'' ''اماں'' (نانی اماں) کی خلاف باتوں اور رونے دھونے کے جواب میں کہہ رہے تھے کہ ''ایسا داماد تو ساری دنیا میں چراغ لے کر ڈھونڈو گی تو نہیں ملے گا۔'' آپ نے ذکر فرمایا کہ ''جب تمہارے ابا مجھے بیاہ کر لائے تو یہاں سب کنبہ سخت مخالف تھا (شادی کی ہی وجہ سے غالبًا) دو چار ملازم مرد تھے اور پیچھے سے بھی گھر والوں نے روٹی بند کر رکھی تھی گھر میں عورت کوئی نہ تھی صرف میرے ساتھ والی فاطمہ بیگم تھیں۔ وہ کسی کی زبان نہ سمجھیں۔ اور نہ ان کی کوئی سمجھے۔ شام کا وقت بلکہ رات تھی جب پہنچے۔ تنہائی کا عالم بیگانہ وطن۔ میرے دل کی عجیب حالت تھی اور روتے روتے میرا برا حال ہو گیا تھا۔ نہ کوئی اپنا تسلی دینے والا نہ منہ دھلانے والا۔ نہ کھلانے والا نہ پلانے والا۔ کنبہ بیگانہ۔ اکیلی حیران، پریشانی میں آن کر اتری۔ کمرے میں کھری چارپائی پڑی تھی۔ (جس کی پائینتی ایک میز پڑا تھا) اس پر تھکی ہاری جو پڑی ہوں تو صبح ہوگئی۔ یہ اس زمانہ کی ملکۂ دو جہان کا بستر عروسی تھا اور سسرال کے گھر میں پہلی رات بھی۔ مگر خدا کی رحمت کے فرشتے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ اے کھری چارپائی پر سونے والی پہلے دن کی دلہن دیکھ تو سہی دو جہان کی نعمتیں ہوں گی اور تو ہوگی۔ بلکہ تاج شاہی تیرے غلاموں کے قدموں سے لگے ہوں گے ایک دن انشاءاللہ۔

(الفضل 25/اپریل 1952ء)

ساری دنیا میں درس

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''اب وہ دن دور نہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ساری دنیا میں درس و تدریس پر قادر ہو سکے گا...... قادیان میں قرآن اور حدیث کا درس دیا جا رہا ہو اور جاوا کے لوگ اور امریکہ کے لوگ اور ہنگری کے لوگ اور عرب کے لوگ اور مصر کے لوگ اور ایران کے لوگ اور اسی طرح اور تمام ممالک کے لوگ اپنی اپنی جگہ وائرلیس کے سیٹ لئے ہوئے وہ درس سن رہے ہوں۔ یہ نظارہ کیا ہی شاندار ہوگا اور کتنے ہی عالیشان انقلاب کی یہ تمہید ہوگی کہ جس کا تصور کر کے بھی آج ہمارے دل مسرت وانبساط سے لبریز ہو جاتے ہیں''۔

(خطبہ جمعہ 7 جنوری 1938ء از الفضل 13 جنوری 1938ء)

☆......☆......☆

خلیفہ وقت کی ہدایات سے آگاہی اور الفضل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ بتازہ ہدایات و ارشادات سے روزنامہ الفضل احباب جماعت کو آگاہ رکھتا ہے تاکہ حضور انور کے ارشادات کو ہر احمدی کے گھر تک پہنچایا جائے۔ اس سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

'' میں نے مختلف ممالک کے دوروں کے دوران خدام کی مجالس عاملہ کی میٹنگز میں بڑی تفصیل کے ساتھ ہدایات دی ہوئی ہیں اور وہ الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان ہدایات کی روشنی میں تمام شعبہ جات اپنے پروگرام بنائیں۔

(روزنامہ الفضل 24/اکتوبر 2014ء ص 3)

احباب جماعت کو الفضل کا خود بھی مطالعہ کرنا چاہئے اور اپنے گھر کے انصار، خدام، اطفال، لجنہ اور ناصرات کو بھی مطالعہ کروائیں تاکہ خلیفہ وقت کی ہدایات پر عمل پیرا ہو کر بہتر اور اچھے احمدی بن سکیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی

15 جون 2014ء سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: 15 جون 2014ء کو جرمنی میں ارشاد فرمایا۔

س: لفظ 'اللہ' اور اس کی معرفت کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! دنیا میں بسنے والوں کی اکثریت ایسی ہے جو اللہ اللہ تو کرتی ہے لیکن انہیں اللہ تعالیٰ کی حقیقت، اس کی معرفت، قرب، محبت کے حصول کے طریق کا ادراک معلوم نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ہمیں ان باتوں کی حقیقت کھول کر بیان فرمائی ہے۔ پس اس حقیقت کو جاننا ہر احمدی کے لئے بہت ضروری ہے تا کہ خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہو۔

س: لفظ 'اللہ' کے حوالہ سے ملائیشیا کی عدالت نے کیا فیصلہ دیا ہے؟

ج: فرمایا! ملائیشیا میں علماء نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ عیسائی اللہ کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے اور وہاں کی عدالت نے بھی ان کے خلاف یہ رولنگ دے کے سزا دے دی کئی سو عیسائیوں کو۔

س: حضرت مسیح موعود دنیا کو اللہ تعالیٰ کی حقانیت سے آگاہی کے بارہ میں کس قدر بے چین تھے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے......وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا......سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا...... میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔

(اربعین، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 344)

س: حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے انبیاء پر نزول کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''وہ خدا جو تمام نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا......وہی قادر قدوس خدا میرے پر تجلی فرما ہوا ہے اس نے مجھ سے باتیں کیں اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کے لئے تمام نبی بھیجے گئے میں ہوں، میں اکیلا خالق اور مالک ہوں اور کوئی میرا شریک نہیں اور میں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں''۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 29)

س: حضرت مسیح موعود کے منجانب اللہ ہونے کے لئے کون سی دلیل کافی ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود اپنی صداقت کے متعلق فرماتے ہیں کہ ''اس پر یہ دلیل کافی ہے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں اور وہ اسرار جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں وہ قبل از وقت ظاہر کئے جاتے ہیں اور دوسرا یہ نشان ہے کہ اگر کوئی ان باتوں میں مقابلہ کرنا چاہے......تو اس مقابلہ میں وہ مغلوب رہے گا''۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن ج 17 ص 29)

س: نجات کا سچا طریق کیا ہے؟

ج: حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''نجات کا سچا طریق قدیم سے ایک ہی ہے جو حدوث اور بناوٹ سے پاک ہے (یعنی نئی باتوں وغیرہ سے اور بناوٹ سے پاک ہے) جس پر چلنے والے حقیقی نجات کو اور اس کے ثمرات کو اس دنیا میں پالیتے ہیں اور اس کے سچے نمونے اپنے اندر دیکھتے ہیں یعنی وہ سچا طریق یہی ہے الٰہی منادی کو قبول کر کے اس کے نقش قدم پر ایسا چلیں کہ اپنی نفسانی ہستی سے مر جائیں اور اسی طرح اپنے لئے آپ فدیہ دیں اور یہی طریق ہے جو خدا تعالیٰ نے ابتداء سے حق کے طالبوں کی فطرت میں رکھا ہے۔''

(نور القرآن 1، روحانی خزائن جلد 9 حاشیہ صفحہ 365)

س: عرفان الٰہی کے حصول کی بابت حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: آپ فرماتے ہیں کہ ''جو شخص اس دنیا میں اندھا رہے گا اور اس ذات بے چوں کا اس کو دیدار نہیں ہوگا وہ مرنے کے بعد بھی اندھا ہی ہوگا اور تاریکی اس سے جدا نہیں ہوگی کیونکہ خدا کے دیکھنے کے لئے اسی دنیا میں حواس ملتے ہیں اور جو شخص ان حواس کو دنیا سے ساتھ نہیں لے جائے گا وہ آخرت میں بھی خدا کو دیکھ نہیں سکے گا۔......قرآن شریف میں اس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اور جس پر عمل کرنے سے اسی دنیا میں دیدار الٰہی میسر آسکتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ''پس جو کوئی اپنے رب کی لقا چاہتا ہے وہ نیک عمل بجا لائے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے'' (الکھف: 111) یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اسی دنیا میں اس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے پس چاہیے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کو دکھلانے کے لئے ہوں نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو''۔

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 153)

س: توکل اور خدا کی قدرتوں کے ظہور کی بابت حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: آپ فرماتے ہیں ''لوگ خدا کی قدر نہیں کرتے جیسے بھروسہ ان کو حرام کے دروازے پر ہے ویسا خدا پر نہیں ہے خدا پر ایمان یہ ایک ایسا نسخہ ہے کہ میں نے کئی دفعہ بیماریوں میں آزمایا ہے......آخر خدا سے دعا کی صبح کو الہام ہوا دعائك مستجاب...... یہ خدا کی طاقت ہے خدا ایسا عجیب ہے کہ ان نسخوں سے بھی زیادہ قابل قدر ہے۔ جو کیمیا وغیرہ کے ہوتے ہیں۔...... خدا جیسا پہلے تھا ویسے ہی اب ہے نہ طاقت کم ہوئی نہ بوڑھا ہوا نہ کچھ اور نقص اس میں واقعہ ہوا ایسے خدا پر جس کا ایمان ہو وہ اگر آگ میں بھی پڑا ہو تو اسے حوصلہ ہوتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 166)

حضور نے مخالفین کی ناکامی کو بھی اپنی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے معرفت الٰہی کے حصول کا زینہ کس کو بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! جب ایک ایماندار بحیثیت ایک صادق مومن کے احکام اور اخبار الٰہی کو محض اس جہت سے قبول کر لیتا ہے کہ وہ اخبار اور احکام (یعنی خبریں اور حکم) ایک مخبر صادق کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے اس کو عطا فرمائے ہیں تو عرفان کا انعام پانے کیلئے مستحق ٹھہر جاتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 252)

س: معرفت الٰہی کے حصول میں دین حق اور دوسرے مذاہب میں کیا امتیاز ہے؟

ج: فرمایا! دین حق میں اور دوسرے مذاہب میں جو امتیاز ہے وہ یہی ہے کہ دین حق حقیقی معرفت عطا کرتا ہے۔ جس سے انسان کی گناہ آلودہ زندگی پر موت آجاتی ہے۔ اگر قرآن شریف نہ کرے بلکہ اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ اس میں اور اس کے غیروں میں فرقان رکھ دیتا ہے۔

س: لاالہ الااللہ کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''قرآن کریم کی تعلیم کا اصل مقصد یہی ہے کہ خدا جیسا کہ واحد لاشریک ہے ایسا ہی اپنی محبت کی رو سے بھی اس کو واحد لاشریک ٹھہراؤ۔ الٰہ ولاہ سے مشتق ہے اور اس کے معنی ہیں ایسا محبوب اور معشوق جس کی پرستش کی جائے۔ یہ کلمہ نہ توریت نے سکھایا اور نہ انجیل نے''۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 366)

س: ایمان لانے والوں کی کن علامات کا حضرت مسیح موعود نے تذکرہ فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''مومن وہ ہیں جو خدا کی محبت سے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں کہ ہم محض خدا کی محبت اور اس کے منہ کے لئے تمہیں دیتے ہیں۔ ہم تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتے اور نہ شکرگزاری چاہتے ہیں''۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 368)

س: حضرت مسیح موعود نے 'العالمین' کی کیا وضاحت فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''تمام دنیا پر رحم کر کے ہم نے تجھے بھیجا۔ اور عالمین میں کافر اور بے ایمان اور فاسق اور فاجر بھی داخل ہیں اور ان کیلئے رحم کا دروازہ اس طرح پر کھولا کہ وہ قرآن شریف کی ہدایتوں پر چل کر نجات پا سکتے ہیں''۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 368)

س: قرب الٰہی کے حصول کی کوشش کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کا کیا ارشاد پیش فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''خدا کی طرف دوڑو اور تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو جاؤ ایسے گھوڑوں کو چھوڑو جو لنگڑا کے چلتے ہیں تا اپنے خدا کو ملو خدا کی طرف منقطع ہو جانا عادت پکڑو تا خدا کا وصال اور اس کا قرب تمہیں عنایت کیا جائے اور اسباب کو توڑ دو تا کہ تمہارے لئے اسباب پیدا کئے جائیں''۔

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 71)

س: مومن بننے کے لئے کیا ضروری ہے؟

ج: آپ فرماتے ہیں کہ! ''میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور (۔) نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انھوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں''۔

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 294)

س: تمناؤں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مقدم کرنے کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے لیکن کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ ساری تمناؤں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کرے۔ ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 262)

س: قرب خداوندی کے حصول کے لئے اقامۃ الصلوٰۃ کی اہمیت کو بیان کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''انسان کبھی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرتا جب تک کہ اقامۃ الصلوٰۃ نہ کرے'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 346)

نمازوں کی بروقت، باقاعدہ اور سنوار کر ادائیگی کرنا اقامۃ الصلوٰۃ ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں ''یاد رکھو رسم اور چیز ہے اور صلوٰۃ اور چیز۔ صلوٰۃ ایسی چیز ہے کہ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے قرب کا کوئی قریب ذریعہ نہیں۔ یہ قرب کی کنجی ہے اسی سے کشوف ہوتے ہیں۔ اسی سے الہامات اور مکالمات ہوتے ہیں یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے''۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 347)

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ......مطبع: ضیاء الاسلام پریس ......مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ......قیمت 5 روپے

مکرم زکریا ورک صاحب۔ کینیڈا

مسلمان سائنسدانوں کے یورپ پر احسانات

یہ مضمون ابن سینا اکیڈمی علی گڑھ میں نومبر 2013ء میں پڑھا گیا

(قسط اول)

دنیائے اسلام کے پہلے نوبیل انعام یافتہ سائنسدان عبدالسلام (1926-1996) نے فرمایا تھا سائنس انسانیت کی مشترکہ وراثت ہے یعنی Science is the shared heritage of mankind۔ سائنس تمام نوع انسانیت، تمام قوموں تمام ملکوں تمام نسل و رنگ کے لوگوں کی مشترکہ میراث ہے۔ سائنس یونیورسل چیز ہے دنیا میں اسلامی سائنس، ہندو سائنس، یہودی سائنس یا نصرانی سائنس نام کی کوئی چیز نہیں اس لئے جب ہم اسلامی سائنس کی بات کرتے ہیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ سائنس کا وہ دور جس وقت اس کا فروغ اسلامی ممالک میں ہوا، وہ اسلامی تھا۔ سائنس کے فروغ میں ہر ملک ہر قوم کے لوگوں نے حصہ لیا ہے شاید پانچ ہزار سال سائنس نے چین میں فروغ پایا، سرزمین ہندوستان میں سائنس نے فروغ پایا پھر جب ان قوموں یا خطہ زمین پر ادبار آیا تو یہ بغداد، قاہرہ، رے، بخارا، قرطبہ میں پنپنا شروع ہوگئی۔ دولت، حکومت اقتدار اور سربراہان مملکت کی سرپرستی اور سائنس کے فروغ میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جتنا عرصہ اسلامی دنیا میں حکمران شاہزادے، بادشاہ اور سلطان سائنس کی سرپرستی کرتے رہے سائنس پوری آب و تاب کے ساتھ دماغوں کو جلا بخشتی رہی اور ایک چراغ دوسرے چراغ کو روشن کرتا رہا۔ پھر جب اسلامی دنیا میں 1258ء کے بعد تنزل آیا تو یہ سلطنت عثمانیہ میں چار سو سال تک آگے کی طرف بڑھتی رہی۔

عربی کتب کے تراجم

اس دوران جو انکشافات، جو ایجادات جو نظریات مسلمانوں نے طشت از بام کئے وہ سسلی، اٹلی، اسلامی سپین کے راستے یورپ پہنچنا شروع ہوگئے۔ عربی زبان اس وقت عالمی سائنسی زبان Lingua franca تھی۔ سائنسی علوم کا تمام ذخیرہ عربی زبان میں تھا۔ چنانچہ سپین میں طلیطلہ کے مقام پر عیسائی راہبوں پادریوں نے سکولز آف ٹرانسلیشن قائم کئے جہاں عربی کتابوں کے تراجم لاطینی، قشتالین، اطالین اور دیگر زبانوں میں کئے جانے لگے۔ یہاں کا مشہور ترجمہ نگار اطالین جیرارڈ آف کریمونا تھا جس نے ستر سے زیادہ عربی کتابوں کے لاطینی میں تراجم کئے جن میں سے کئی ایک میڈرڈ کے قریب واقع اسکوریال لائبریری میں موجود ہیں۔ طلیطلہ کے علاوہ تراجم کا قابل ذکر مکتب سسلی میں تھا جہاں بادشاہ فریڈرک دوم اس علمی کام کی سرپرستی کر رہا تھا۔ یہاں کا قابل ذکر ترجمہ نگار مائیکل سکاٹ تھا۔ اکثر تراجم آکسفورڈ کی بوڈلین، لیڈن کی لائبریری نیز یورپ کی دیگر یونیورسٹیوں میں ابھی تک محفوظ ہیں اور اہل دانش کے لئے نئے نئے علم کے راستے اور نئے انکشافات ان پر کرتے ہیں۔

یورپ کے احیائے علوم میں اسلام اور مسلمانوں کی کنٹری بیوشن کیا تھی؟ برطانیہ اور امریکہ سے اس موضوع پر پچھلے پانچ سالوں میں متعدد کتابیں منصۂ شہود پر آئی ہیں جیسے ایک مصنف جس کا نام ڈاکٹر جم الخلیلی ہے وہ عراقی نژاد برطانوی پروفیسر ہیں۔ انہوں نے کتاب دی ہاؤس آف وزڈم The House of Wisdom by Jim al-Khalili لکھی ہے کتاب کا عنوان بغداد کی شہرہ آفاق اکیڈیمی دارالحکمۃ کے نام سے معنون ہے اسی طرح ایک امریکی مصنف کی کتاب لائٹ فرام دی ایسٹ Light from the East ہے۔ مائیکل مورگن کی کتاب لاسٹ ہسٹری Lost History by Michael Morgan بھی دلچسپ اور اہم کتاب ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح ہم نے تاریخ کی بہت ساری باتوں کو ضائع کر دیا ہے جن کو زندہ رکھا جانا ضروری تھا۔ جان فری لی کی کتاب Alladin's Lamp by John Freelee میں مسلمانوں کے کارناموں ایجادات اختراعات کو موضوع سخن بنایا گیا ہے۔

یورپ کی نشاۃ ثانیہ میں جن مسلمانوں مصنفین سائنسدانوں کی ایجادات، انکشافات اور تالیفات سے خوشہ چینی کی گئی وہ یہ ہیں: موسیٰ الخوارزمی، جابر ابن حیان، ابن یونس، الزہراوی، ابن سینا، ابن باجہ، ابن الہیثم، ابن نفیس، الجزری، نصیر الدین طوسی، علاؤ الدین ابن شاطر، الوغ بیگ، ابن خلدون، تقی الدین اور موسیٰ الخوارزمی۔

عباسی خلیفہ المنصور کے عہد خلافت میں سندھ سے ایک سفارتی وفد بغداد آیا جو اپنے ساتھ ریاضی اور علم ہیئت کی کتابیں لایا تھا۔ خلیفہ منصور کے حکم پر ان کتابوں کے تراجم ماہرین نے عربی زبان میں کئے۔ ایک کتاب کا نام سدھانتا تھا جس کا ترجمہ عربی میں سندہ ہندھ کے نام سے کیا گیا۔ درحقیقت یہ زیج Astronpremcal table تھی جو ہندو طریق سے بنائی گئی تھی۔

علم الاعداد یعنی 9-1 تک کے ہندسوں کے استعمال اور ان کی پوزیشن کی اہمیت یعنی 109 or 1009 اپنی پوزیشن کے پیش نظر اس کی قیمت طے ہوجاتی تھی۔ ہندوستان سے یہ اعداد جب بغداد پہنچے تو ان کو اعداد الہندی کا نام دیا گیا مگر جب یہ اسلامی سپین کے راستے یورپ پہنچے تو ان کو عربی اعداد Arabic Numerals کہا گیا۔ البتہ صفر کی ایجاد بغداد میں ہوئی تھی۔ صفر کی اہمیت تو آج کے کمپیوٹر دور میں اور بھی بڑھ گئی ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کمپیوٹر میں آن یا آف 0&1 پر منحصر ہوتا ہے۔ نیز کمپیوٹر کی مشین لینگویج زیرو اور ون پر ہے۔ صفر کی وجہ سے انسان لاکھ، کروڑ، بلین، ٹریلین کے اعداد لکھ سکتا ہے۔ ذرا سوچیں اگر یہ اعداد ہندوستان سے یورپ نہ پہنچے ہوتے اور وہاں رومن اعداد رائج تھے تو آج کی ترقی کیسے ممکن ہوتی؟ خاص طور پر کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی فیلڈ میں۔

بنو موسیٰ برادران

(بغداد نویں صدی)

بغداد میں نویں صدی میں تین بھائی تھے جو خود سائنسدان اور سائنسدانوں کی فراخدلی سے کفالت کرتے تھے۔ یعنی محمد بن موسیٰ، احمد بن موسیٰ اور حسن بن موسیٰ۔ محمد کے بارے میں برطانوی مصنف پروفیسر خلیلی لکھتا ہے کہ وہ پہلا سائنسدان تھا جس نے تھیورائز کیا کہ چاند سورج، اور دیگر سیارے فزکس کے قوانین کے تابع ہیں جس طرح یہ قوانین زمین پر لاگو ہوتے ہیں۔ مامون کے دور میں حسن مانا ہوا مہندس (جیومیٹریشن) تھا۔ ان کے باپ موسیٰ بن شاکر کے نام کے ساتھ منجم لکھا جاتا تھا جس کا مطلب ہے یا تو وہ اسٹرالوجر یا پھر اسٹرانومر تھا۔ موسیٰ بن شاکر اپنے جوانی کے دور میں خراسان میں راہزن تھا جس نے وہاں کی سڑکوں کو پرخطر بنا دیا تھا۔ تاج خلافت پہننے سے قبل جب مامون مرو (خراسان) میں تھا تو اس کو مامون کی قربت اور رفاقت حاصل ہوگئی کیونکہ وہ اس وقت تک ممتاز ماہر فلکیات بن چکا تھا۔

وفات سے قبل موسیٰ نے تینوں بیٹوں کو خلیفہ مامون کی سرپرستی میں دے دیا جس نے اسحٰق بن ابراہیم مصعبی کو ان کا گارڈین بنا دیا۔ اسحٰق نے ان کو بیت الحکمۃ میں داخل کروا دیا جہاں ان کا مربی و اتالیق یحیٰ بن منصور تھا۔ یہاں انہوں نے اپنی تعلیم مکمل کی اور جیومیٹری، حیال، میوزک اور علم فلکیات میں اختصاص حاصل کرلیا۔ ابن یونس اور البیرونی نے ان کے فلکیاتی مشاہدات ان کی accuracy کی بناء پر سراہا تھا۔ ان بھائیوں نے ہیئت، ریاضی اور انجینئرنگ میں بیس کے قریب تصنیف کی تھیں۔ تینوں بھائی یونانی کتابوں کے مسودات جمع کرنے کے شوقین اور بغداد کے ترجمہ نگاروں کے مربی اور سرپرست تھے۔

محمد ان تینوں بھائیوں میں سے زیادہ صاحب اختیار تھا جس کو جیومیٹری اور اسٹرانومی پر قدرت حاصل تھی۔ احمد کو علم الحیال پر عبور حاصل تھا جبکہ حسن عبقری مہندس (جیومیٹریشن) تھا۔ جس کو زبردست حافظے اور منطقی دماغ ودیعت کیا گیا تھا۔ اس کے کسی دشمن نے خلیفہ مامون الرشید کے سامنے اس کو بے عزت کرنا چاہا یہ کہہ کر کہ اس نے اقلیدس کی مبادیات Elements کی 13 کتابوں میں سے صرف چھ کا مطالعہ کیا تھا۔ حسن نے جواب دیا کہ باقی کی جلدوں کا مطالعہ بے سود تھا کیونکہ وہ استخراج کے ذریعہ نتائج حاصل کرسکتا تھا۔ مامون نے اس کی علمیت کا اعتراف کیا مگر پھر بھی اس کی سرزنش کی اور کہا کہ کاہلی کی وجہ سے تم نے سب کا مطالعہ نہیں کیا، جیومٹری سے ان کا تعلق ایسے ہی ہے جیسے اب کا تحریر و تقریر سے۔

احمد ابن موسیٰ نے علم الحیال یعنی میکانیاتی مشینوں Mechanics پر نویں صدی میں اعلیٰ پایہ کی کتاب قلم بند کی تھی۔ اس کا انگلش میں ترجمہ ڈانلڈ ہل Donald Hill - A Book of Ingenious Devices نے کیا تھا۔ عہد وسطیٰ میں کتاب الحیال نے کافی شہرت پائی تھی۔ ترکش موجد، میکینکل انجینئر بدیع الزمان الجزری (وفات 1206ء) نے بھی اپنی کتاب الجامع بین العلم و العمل النافع فی صنعت الحیال کے اس باب کے تعارف میں جس میں فاؤنٹین کا ذکر ہے، موسیٰ برادران کی کتاب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے واٹر فاؤنٹین قابل اعتبار نہیں تھے۔ بیسویں صدی کے شروع میں جرمن سکالر ویڈے مان Widemann اور ایف ہاؤسر F. Hauser نے کتاب الحیال پر مشترکہ مقالہ لکھا جس میں واٹر ڈسپنسرز پر مطالعہ پیش کیا گیا اور ان کے کام کرنے طریقہ بیان کیا گیا تھا۔ اس کے ہمراہ ماڈلز بھی دیئے گئے ہیں۔ ہاؤسر اپنے طور پر بھی کتاب الحیال کا مطالعہ ضبط تحریر میں لایا جس میں باقی کے ماڈلز دیئے گئے ہیں۔ ہاؤسر کی کتاب میں عربی کی فنی اصطلاحوں کے نام کے متبادل جرمن زبان میں دیئے گئے تھے۔

ابوالحسن نافع ابن زریاب

(789ء-852ء)

عراق میں پیدا ہونیوالا نادر روزگار انسان جو اسلامی سپین کے افق پر مہتاب بن کر فروزاں ہوا۔ اس کے والدین مشرقی افریقہ سے عراق ہجرت کر کے آئے تھے۔ اگر آپ نے اپنا کھانا سوپ سے شروع کیا ہے اور سویٹ ڈش پر ختم کیا ہے؟ اگر آپ نے ٹوتھ پیسٹ استعمال کی ہے؟ اگر آپ نے مشروبات کے لئے کرسٹل گلاس استعمال کیا ہے؟ اگر ایسا کیا ہے تو پھر آپ زریاب کے ممنون احسان ہیں جس نے ان کو شروع کیا تھا۔ پیشہ کے لحاظ سے زریاب موسیقار تھا جو قرطبہ کے شاہی دربار میں نغمے سنایا کرتا تھا۔ اس نے ایک سکول آف میوزک کی داغ بیل ڈالی جو اس کی وفات کے پانچ سو سال بعد تک جاری رہا۔ مؤرخ ابن حیان قرطبی نے اپنی کتاب المقتبس میں لکھا ہے کہ زریاب کو ہزاروں گیت یاد تھے۔ سنگیت کے میدان میں اس نے

ایسٹرن میوزیکل انسٹرومنٹ میں ایسی جدت پیدا کی کہ بعد میں یہ عود Ud بن گیا، امتداد زمانہ سے یہ گیٹار کی شکل اختیار کر گیا۔ بحیرہ روم کے علاقہ میں اس نے نئے میوزیکل سٹائیل کو رواج دیا۔ یورپ کے میوزک پر اس کا اثر دیر پا تھا۔ جن نئی چیزوں کو اس نے رائج کیا اور جلد ہی یورپ میں رواج پا گئیں ان میں سے کچھ کی تفصیل یہ ہے: اس نے کھانے میں تین ڈشوں کو مروج کیا یعنی پہلے سوپ دیا جائے، اس کے بعد مچھلی یا گوشت اور آخر پر سویٹ ڈش بشمول فروٹ، یا پستہ بادام، سوپ کے لئے پتلے ہلکے چمچے بنائے اس سے پہلے لکڑی کے بھاری چمچے ہوتے تھے۔ مشروبات کے لئے اس نے کرسٹل گلاس کا استعمال شروع کیا اس سے پہلے سونے اور چاندی کے گلاس ہوتے تھے۔ کھانے کی میز کو چمڑے کے میز پوش سے ڈھک دیا۔ سپین میں شطرنج اور پولو کا کھیل شروع کیا۔ سپین میں شاہی خاندان کے افراد اور اشرافیہ کپڑوں کو روز واٹر سے دھوتے تھے زریاب نے اس میں نمک کا اضافہ کیا۔ ڈرائنگ روم میں چمڑے کے فرنیچر کو رائج کیا۔ کھانے کے آداب طے کئے۔ پرفیوم، کاسمیٹک، ٹوتھ پیسٹ، ٹوتھ برش کا استعمال شروع کیا۔ چھوٹے بالوں کے فیشن کو مروج کیا اور مردوں میں شیونگ۔ دنیا کا پہلا بیوٹی سلون قرطبہ میں شروع کیا۔ گرمیوں میں سفید کپڑے اور موسم سرما میں گہرے رنگ کا لباس شروع کیا ان کے پہننے کے لئے تاریخیں مقرر کیں۔

اندلس میں گوشت، مچھلی، پرندے کا گوشت، سبزیاں، پنیر، سوپ کی ڈش ہوتی تھیں مگر زریاب نے نئی نئی تراکیب کے ساتھ ان کو اندلس میں شروع کیا جو وہ بغداد سے لایا تھا۔ ایک ڈش کا نام تقلیات زریاب تھا جس میں کوفتے اور بیسن کے ٹکڑے تیل میں تلے ہوتے تھے۔ سارا گوسا کے شہر میں ابھی تک ایک سویٹ ڈش استعمال ہوتی ہے جو اخروٹ اور شہد سے بنائی جاتی ہے، یہ زریاب نے شروع کی تھی۔ اسی طرح قرطبہ میں ایک ڈش کا نام زریابی ہے۔ الجیریا میں ایک ڈش کا نام زلابیا ہے۔ جو ہندوستان کی جلیبی کی طرح ہے۔ ہندوستان میں جلیبی کا پتہ پندرھویں صدی میں چلتا ہے جس سے لگتا ہے کہ یہ اندلس سے یہاں آئی تھی۔

ابوبکر زکریا رازی

(طہران وفات 925ء)

ہر کوئی جانتا ہے کہ نظریہ تجاذب نیوٹن نے دریافت کیا تھا۔ تاریخی حقیقت یہ ہے کہ محمد ابن زکریا رازی نے ایک کتاب اس موضوع پر لکھی تھی یعنی سبب وقوف الارض فی السماء (فضاء میں زمین کے معلق ہونے کی وجہ)۔ اس کی تحقیق کا ماحصل یہ تھا کہ زمین کشش ثقل کے سہارے فضا میں معلق ہے۔ ایک مصنف ایس پائینز Shlomo.Pines کا کہنا ہے کہ جہاں تک رازی کی فزکس اور اس کے قوانین کا تعلق ہے یعنی بنیادی آئیڈیاز جو اس دور کے سائنسی علم کے لیول کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نے وضع کئے، وہ حیرانگی کی حد تک نیوٹن کے سسٹم سے مطابقت رکھتے تھے۔

رازی کی شاہکار تصنیف کتاب الحاوی دنیا کی شاہکار کتابوں میں سے ایک تسلیم کی جاتی ہے۔ اٹلی کے بادشاہ چارلس آف انجو کے یہودی عالم فراج بن سالم نے اس لازوال کتاب کا لاطینی ترجمہ 1279ء میں کیا اور چھاپے خانے پر یہ 1486ء میں Liber dictus Alhavi کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ الحاوی کے اثرات یورپ پر دیر پا تھے یہ یورپین میڈکل کالجز میں پانچ سو سال تک پڑھائی جاتی رہی۔ 1395ء میں پیرس کی فیکلٹی آف میڈیسن کا مکمل نصاب تین کتابوں کتاب الحاوی، کتاب المنصوری اور القانون فی الطب پر مشتمل تھا۔ جولائی 1999ء میں عاجز نے اس کتاب کا سرسری مطالعہ آکسفورڈ کی بوڈلین لائبریری میں کیا تھا۔ رازی کا کہنا تھا کہ نئی دوائیں جانوروں پر پہلے ٹیسٹ کی جانی چاہئیں۔ خود اس نے بندروں پر تجربات کئے، وہ ان کو دوا دیتا پھر اس کے اثرات ان پر ریکارڈ کرتا تھا۔ اس paediatrics, gynaecology, obstetrics, opthalomology میں قابل قدر اضافے کئے۔

شیخ الرئیس ابن سینا

(ایران وفات 1037ء)

بوعلی الحسین ابن سینا کو یورپ میں پرنس آف فزیشنز کا خطاب دیا گیا تھا۔ اسلامی دنیا میں آپ کے طب میں ممتاز مقام کی وجہ سے آپ کو شیخ الرئیس اور حجۃ الحق کہا جاتا ہے۔ آپ کے فن پارے کا نام القانون فی الطب Priciples of Medicine ہے۔ القانون ضخیم اور بلند پایہ انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں دس لاکھ الفاظ ہیں۔ ہندوستان اور اسلامی دنیا میں القانون ابھی تک علاج معالجے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ یورپ میں اس کا لاطینی ترجمہ آپ کی وفات کے ایک سو سال بعد ہو گیا تھا۔ تیرھویں اور چودھویں صدی میں القانون یورپ کی کئی ملکوں اٹلی، فرانس ڈنمارک کے سکولوں میں دستیاب تھی۔ یورپین میڈیکل کالجوں کے نصاب میں یہ 1650ء تک شامل تھی۔ یونیورسٹی آف پیڈ وا کے طبی نصاب میں یہ 1767ء کو جبکہ یونیورسٹی آف بولونیا کے طبی نصاب میں یہ 1800ء تک شامل رہی تھی۔ پندرھویں صدی میں القانون 16 ایڈیشن اور سولہویں صدی میں 20 ایڈیشن شائع ہوئے تھے۔ جرمن ایڈیشن 1796ء میں ہالے Halle کے شہر سے شائع ہوا تھا۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ 87 مرتبہ ہو چکا ہے۔ یونیسکو کے جرنل Courier کے مطابق القانون برسلز یونیورسٹی میں 1909ء تک پڑھائی جاتی تھی۔ ایک زمانے میں پیرس کی فیکلٹی آف میڈیسن میں کل نو کتابیں تھیں جو الحاوی اور القانون پر مشتمل تھیں۔ آج بھی پیرس یونیورسٹی کے میڈیکل کالج کے بڑے ہال میں دیوار پر رازی اور ابن سینا کی پورٹریٹ موجود ہیں۔

ابوالقاسم الزہراوی

(1013ء)

الزہراوی اسلامی سپین کا دیو قامت سرجن تھا۔ سرجری کے موضوع پر اس کی شاہکار تصنیف کتاب التصریف یورپ میں پانچ سو سال تک میڈیکل کالجوں کے طبی نصاب میں شامل رہی۔ اس میں سرجری کے 200 آلات کی ڈایاگرامز دی گئیں تھیں۔ 30 آلات سرجری ایسے تھے جو اس نے سرجری کے دوران خود استعمال کئے تھے۔ جیسے Hooks, Syringes, Scalpels, Specula, Rods, Forceps۔ سپین میں زہراوی کے آلات کی نقلیں تیار کی گئیں اور پھر قرطبہ کے میوزیم آف اندلس میں رکھوا دیا گیا۔ اوزاروں کی نقلیں مدینۃ الحکمت کراچی میں بھی موجود ہیں۔ کتاب میں موتیا بند کے آپریشن کا ذکر ہے، ہیموفیلیا کا ذکر ہے۔ اس نے ڈنچرز گائے کی ہڈی سے بنائے جبکہ اس کے سات سو سال بعد امریکہ کا صدر جارج واشنگٹن لکڑی کے ڈینچر لگایا کرتا تھا۔ اس نے گلے کی تھائی رائڈ اور کینسر آف تھائیرائڈ میں فرق بتایا۔ اس نے مثانہ کا آپریشن کیا۔ مریضوں کے لئے ہسپتال میں عیادت کے لئے جانے والے پھول لے کر جائیں یہ روایت اس نے شروع کی۔ آپریشن روم میں سبز رنگ کا اوورکوٹ پہننا اس نے شروع کیا۔ اس نے ہڈیوں کو جوڑنے کا طریقہ ایجاد کیا۔ ہڈیوں کو کاٹنے کے اوزار بنائے۔

زہراوی کے علم جراحی کا اثر یورپ کے سرجنوں پر گیارھویں صدی سے سولہویں صدی یعنی پانچ سو سال تک رہا۔ فرنچ سرجن گی دا چولیاک Guy de Chauliac d. 1368 کی سرجری پر کتاب اور زہراوی کی کتاب کا لاطینی ترجمہ اکھٹی ایک جلد میں شائع ہوا کرتی تھیں۔ اطالوی سرجن پیٹر آرگےلاٹا Pietre Argelattad. 1423 نے زہراوی کو تمام سرجنوں کا سرجن قرار دیا تھا اور فرنچ سرجن جاک ڈیلچان Jacques Delchans d.1588 نے اپنی تحریروں میں زہراوی کا حوالہ بار بار دیا تھا۔ اس کے علاوہ کثیر تعداد میں یورپین سرجنوں نے زہراوی کے حوالے دیئے اور اس کے جراحی کے علم سے اکتساب فیض کیا تھا۔

اس نے اکھڑے شانے dislocated shoulder کو ٹھیک کرنے کا طریقہ ایجاد کیا جس کو یورپ میں Kocher's method کہا جاتا ہے۔ علم الولادت میں جنین کی پوزیشن بیان کی جو یورپ میں والشر پوزیشن کہلاتی ہے۔ زہراوی نے شریانوں کو باندھنے کا طریقہ دریافت کیا یعنی Ligaturing blood vessels۔ مگر اس کا کریڈٹ فرنچ سرجن امبروس پارے Ambrose Pare d.1590 کو دیا جاتا ہے۔ جو چھ سو سال بعد ہو گزرا۔ زہراوی نے ریڑھ کی ہڈی کی دق کا ذکر کیا جو یورپ میں برطانوی ڈاکٹر پرسیوال پاٹ Percival Pott d. 1788 کے نام سے Pott's disease کہلاتا ہے۔

طب کی تاریخ پہلی بار اس نے ایسے مرض کا ذکر کیا جو ماں اپنی اولا نرینہ کو منتقل کرتی ہے لیکن خود متاثر نہیں ہوتی اس کو ہیموفیلیا Haemophilia کہا جاتا ہے۔ ٹانکوں کے لئے اس نے کیٹ گٹ Catgut کا استعمال شروع کیا۔ جس کو انسانی جسم جلدی قبول کر لیتا اور جسم میں خود ہی گھل مل جاتا ہے۔ اس نے ایسے خاندانوں کا ذکر کیا جن میں مرد معمولی سی چوٹ لگنے پر جریان خون سے عدم آباد کو روانہ ہو جایا کرتے تھے۔ جب خون بہنا شروع ہوتا تو رکتا ہی نہیں تھا۔ زخم بند کرنے کے لئے ریشم کے دھاگے کا استعمال اس نے شروع کیا۔ اس نے شاذ و نادر رونما ہونے والے مرض Thrombophlibitis اور مائیگرین Migraine کو بیان کیا۔ اس نے صدمے کے علاج Traumatology، کے لئے قابل ذکر تحقیقی کام کیا۔ گردن کے زخم، سانس کی نلی پر ضرب، پھیپھڑوں اور آنتوں کو ملنے والی صدماتی چوٹوں کو نہایت صفائی سے بیان کیا۔ معدے اور آنتوں کی سرجری کے لئے نئے طریقے دریافت کئے۔ اس نے نہایت باریک مشاہدے کے بعد بتایا کہ قولن کے زخم جلدی بھر جاتے ہیں (Colon wounds) جریان خون روکنے کے لئے عمل جراحی کے بنیادی اصول آج بھی وہی ہیں۔ جو اس نے بیان کئے مگر آلات اعلیٰ بن گئے ہیں۔

ابوالحسن ابن الہیثم

(قاہرہ 1039ء)

ابوالحسن ابن الہیثم مصر کا عالی شان ریاضیداں، سائنسداں، ہیئت داں، فلاسفر تھا جس نے علم بصارت، علم ریاضی، علم ہیئت میں اعلی درجے کی کنٹری بیوشنز کی تھیں۔ اس نے اقلیدس، بطلیموس، ارسطو کی کتابوں کی شرحیں لکھی تھیں۔ اس نے دس سال کے عرصہ میں دوصد کتابیں زیب قرطاس کیں جن میں 55 ہم تک پہنچی ہیں جن میں سے کئی ایک کے تراجم عربی سے نہیں کئے گئے۔

ابن الہیثم کو جدید علم بصریات کا جد امجد Father of Optics تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس نے سب سے پہلے بیت مظلمہ Camera Obscura کا تصور دنیا کو ودیعت کیا تھا جس سے جدید کیمرہ کی ایجاد ممکن ہوئی تھی۔ پروفیسر الخلیلی کی تحقیق کے مطابق نیوٹن کی ذاتی لائبریری میں کتاب المناظر کا لاطینی ترجمہ دریافت ہوا ہے۔ اس نے سب سے پہلے سائنٹفک میتھڈ وضع کیا اور سائنس

میں تجربات اور ان سے حاصل ہونے والی شہادت empiricism کو بنیادی قرار دیا تھا۔ وہ پہلا سائنسدان تھا جس نے ثابت کیا کہ دیکھنے کا عمل بجائے آنکھ کے دماغ میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ روشنی کی شعاعیں اشیاء سے خارج ہوکر ہماری آنکھوں میں جاتیں ہیں، بجائے اس کے کہ آنکھ میں سے شعاعیں نکل کر اشیاء تک جائیں۔ اس چیز کو بصارت کی انٹرومشن تھیوری کہا جاتا جس کے لئے اس نے مشاہدہ، تجربہ اور عقلی دلائل پر انحصار کیا تھا۔ روشنی کے متعلق اس نے نئی تھیوری اختراع کی جس کو اب یورپ میں Fermat Principle of least time کا نام دے دیا گیا ہے کہ جو کہ بددیانتی کی صریح مثال ہے۔ اسی طرح حرکت کا ایک قانون وضع کیا جو بعد میں نیوٹن کے پہلے لاء آف موشن کا حصہ بن گیا۔

اس نے تجربات سے ثابت کیا کہ روشنی خط مستقیم میں سفر کرتی ہے۔ اس عراقی سائنسدان نے کہا کہ تمام اجرام سماوی فزکس کے قوانین کے تابع ہیں۔ اس نے کتاب میزان الحکمۃ میں اجرام کے مابین کشش کی تھیوریز پر اظہار خیال کیا۔ اس کے علاوہ نمبر تھیوری میں ایک نیا اصول وضع کیا جس کو اب یورپ میں Wilson Theorem کا نام دے دیا گیا ہے۔ اس نے مون الوزن Moon Illusion کی وضاحت پیش کی کہ چاند افق پر بڑا کیوں نظر آتا مگر آسمان پر چھوٹا نظر آتا ہے۔ چاند پر اس نے خاص رسالہ مقالہ فی ضوء القمر لکھا تھا۔ ابوالحسن راسخ العقیدہ مسلمان تھا جس کا کہنا تھا کہ انسان خطا کا پتلا ہے جبکہ خدا ہی کامل و اکمل ہے۔ اس کا کہنا تھا فطرت کی سچائی جاننے کے لئے انسانی رائے کو خارج کردینا ضروری ہے اور فطرت کو تجربات کے ذریعہ خود بولنے دینا چاہئے۔

اس کی معرکہ آراء تصنیف کا نام کتاب المناظر Book of Optics ہے۔ جس سے راجر بیکن Bacon، کیپلر Kepler، وٹلو Witlo اور نیوٹن نے استفادہ کیا تھا۔ یہ کتاب لائٹ اور ویژن پر ہے۔ کتاب میں پیش کئے گئے ہر مفروضے کا اس نے فزیکل ٹیسٹ یا میتھے میٹکل پروف پیش کیا تھا۔ اس مفروضے کو ٹیسٹ کرنے کیلئے کہ لائٹس اور کلر ہوا میں بلینڈ نہیں ہوتے اس نے بیت المظلمہ ایجاد کیا تھا۔ اپنی تمام تحقیقات میں سائنٹفک میتھڈ پر عمل کیا تھا۔ کتاب المناظر کا ترجمہ تیرہویں صدی میں De aspectibus کے نام سے کیا گیا۔ راجر بیکن جس کو یورپ کا پہلا سائنسدان کہا جاتا ہے اس کی علم بصارت پر کتاب Opus Majus کا پانچواں حصہ ابن الہیثم کی کتاب کا خلاصہ بلکہ چربہ ہے۔ بیکن نے ابن الہیثم کے تمام تجربات کو اپنی شاہکار کتاب میں بیان کیا تھا۔

ڈکشنری آف سائنٹفک بیوگرافی، سائنسدانوں کا انسائیکلو پیڈیا ہے جو 16 جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس میں ابن الہیثم کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کا تحقیقی اور سائنسی کام چھ سو سال تک بے نظیر رہا تا آنکہ جوہانس کیپلر پیدا ہوا۔ اس کی متعدد کتابوں کے تراجم جرمن زبان میں بیسویں صدی میں کئے گئے تھے۔

الشکوک علی بطلیموس میں ابن الہیثم نے بطلیموس کی تین کتابوں Almagest, Planetary Hypotheses, and Optics پائے جانے والی غلطیوں اور تضادات کی نشاندہی کی تھی خاص طور پر جن امور کا تعلق علم ہیئت سے تھا۔ ان تضادات کی نشاندہی کے بعد اس کا ارادہ تھا کہ ایک کتاب میں ان کے صحیح حل اور جواب پیش کرے۔ گویا اس کا ارادہ بطلیموس کی نظام ہیئت کو مرمت کرنا اور مکمل کرنا تھا نہ کہ اس کا متبادل۔ سائنسی علم حاصل کرنے کے بارے میں اس نے کہا صحیح علم اس وقت حاصل ہوتا ہے۔ جب اتھارٹیز کو چیلنج کیا جائے۔

ابن رشد (قرطبہ 1198ء)

ابن رشد القرطبی بارھویں صدی میں اسلامی سپین کا عظیم فلاسفر قاضی القضاۃ طبیب اور شارح ارسطو تھا۔ مشرق کے اسلامی ممالک میں تو آپ کی قدر نہ کی گئی مگر یورپ میں آپ کی تفاسیر ارسطو نے علمی انقلاب بپا کیا۔ یورپ میں دانشور ارسطو کو حکمت و دانش کا سرچشمہ مانتے ہیں اس لئے ارسطو کو جاننے اور سمجھنے کے لئے ابن رشد کی تفاسیر اور شرحوں کا مطالعہ ناگزیر تھا۔ ابن رشد کا لازوال کارنامہ ارسطو کی 38 کتابوں کی شرح اور تلخیص تیار کرنا تھا۔ یورپ میں اس کو شارح ارسطو The Commentator کا لقب دیا گیا تھا۔

ابن رشد اور نیوٹن

سٹیٹ یونیورسٹی آف نیویارک SUNY کے پروفیسر ورین بولوح Vern Bulough کا کہنا ہے کہ پیڈوا (اٹلی) کے پروفیسروں نے منطق کے اصولوں کا اطلاق میڈیسن پر اسی طرح کیا تھا جس طرح ابن سینا اور ابن رشد نے کیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں سائنس میں ریزولیشن اینڈ کمپوزیشن کا آغاز ہوا جس میں تجربہ کی ضرورت پر شدید زور دیا گیا تھا۔ اس اصول کے تحت ابن رشد کی تھیوریز کو ٹیسٹ کیا گیا مثلاً اس کی وضع کردہ تھیوری آف کلر۔ اس تھیوری آف کلر کو مدنظر رکھ کر معروف سائنسدانوں (نیوٹن) نے اپنی تھیوریز کو ٹیسٹ کیا اور پھر اس کے نتیجہ میں اپنی تھیوریز آف کلر وضع کی تھیں۔

جہاں تک تخلیق کے عمل کا تعلق ہے ابن رشد کا نظریہ تھا کہ کائنات مسلسل ارتقاء پذیر ہے خدا زمان ومکان کی قیود سے آزاد ہے تخلیق کا عمل ہر وقت جاری رہتا ہے۔ ابن رشد کی اصل تصنیفات یورپ میں کم ہیں لیکن ان کے لاطینی اور عبرانی تراجم تمام قابل ذکر کتب خانوں میں موجود ہیں۔ کہتے ہیں کہ عبرانی زبان میں تورات کے بعد ان تصنیفات سے زیادہ کسی اور مصنف کی کتب کی اشاعت نہیں ہوئی۔ سو سال کے عرصہ یعنی 1480ء-1580ء ان کی تعداد ایک سو سے زیادہ تھی۔

یورپ میں ابن رشد کے نظریات کے اثر کی ایک مثال یہ ہے کہ تیرھویں صدی میں لوگ کہتے تھے کہ روح مادی اوصاف سے بری نہیں ہے مرنے کے بعد یہ قبر کے ارد گرد منڈلاتی رہتی ہے یا یہ کہ جہنم میں روح جسمانی عذاب میں مبتلا ہوگی۔ ابن رشد کے فلسفہ کے بدولت یہ عقیدہ بدل گیا اور لوگ ماننے لگے کہ روح جسم سے الگ جوہر ہے جو جسمانی عتاب نہیں روحانی عذاب میں مبتلا ہوگی۔ اس کے فلسفہ کی بدولت روح کی اعلیٰ حقیقت کا تخیل عام ہوگیا۔ فرنچ فلاسفر ڈیکارٹ Descartes کو روح کے جسم سے الگ جوہر ہونے کے عقیدہ کا بانی خیال کیا جاتا ہے حالانکہ اس نے ابن رشد سے خوشہ چینی کی تھی۔

ابوبکر ابن باجہ

(پیدائش سارا گوسا وفات مراکش 1138ء)

اسلامی سپین کا مشہور ہیئت دان، سنگیت کار، منطقی، طبیعات دان، طبیب، ماہر نفسیات، بوٹانسٹ، شاعر اور سائنسدان تھا۔ اس نے سب سے پہلے اندلس میں بطلیموس کے نظام کائنات کو چیلنج کیا تھا۔ اس کے بعد یورپ میں بطلیموس کے نظام کی تردید کی روایت کی داغ بیل پڑ گئی۔ لوگوں کی سوچ کی نہج بدل گئی اور سائنسدانوں نے بطلیموس کے نظام کائنات جس میں زمین کائنات کا مرکز تھی اس کے متبادل نظام کا سوچنا شروع کیا یعنی سورج کائنات کا مرکز ہے اور تمام سیارے سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ ابن باجہ کے نظریات سے ٹامس ایکوئے نس (متوفی 1274ء) ڈن سکوٹس (متوفی 1308ء) کو علمی غذا فراہم ہوئی تھی۔ اس کے بعد کوپرنیکس (1543ء)، ٹائیکو براہے (1601ء) گیلی لیو (1642ء) کے لئے راستہ ہموار ہوگیا کہ وہ بطلیموس کے نظریات کو رد کریں۔ ان سائنسدانوں کی لائن آف تھاٹ تبدیل ہوگئی اور رفتہ رفتہ سورج کو نظام کائنات کا مرکز تسلیم کیا جانے لگا۔ اس سائنسی انقلاب کا نقیب ابن باجہ تھا جس نے اس کی پہلی اینٹ رکھی یا اس کا بیج بویا تھا۔ یاد رہے کہ سائنس پرانے نظریات اور تھیوریز پر مزید تحقیق سے پیش رفت کرتی ہے اور بعض دفعہ پرانے نظریات پر غور اور کام کرتے ہوئے نئے نظریات جنم لے لیتے ہیں۔

ابن باجہ کا ایک نظریہ جو بعد میں گیلیلیو اور نیوٹن کے قوانین حرکت کا جزو بن گیا وہ ابن باجہ نے بیان کیا تھا:

جرمن سکالر ٹیٹس برک ہارٹ اپنی کتاب مورش کلچر ان سپین میں لکھتا ہے:

ترجمہ: ابن باجہ کی فزکس گیلی لیو تک ابن رشد کی تحریروں سے پہنچی تھیں۔ اس کا مشہور فارمولا ہے جس کے مطابق حرکت میں آئے کسی چیز کی رفتار حرکت کی قوت کے برابر ہوتی، منفی فضا میں موجود اس کی رفتار کم کرنیوالی اشیاء۔ بعینہ وہ اس فارمولا کا بھی مصنف ہے کہ وہ قوت جو پھل کو درخت سے گراتی ہے، یہ وہی قوت ہے جس کی بناء پر آسمانی اجسام حرکت کرتے ہیں۔

ابن باجہ نے اس خطہ زمین پر زیادہ وقت نہیں گزارا، کسی حاسد دشمن نے اس کو زہر پلا دیا اور یہ عبقری سائنسدان اس دنیائے ناپائیدار سے منہ موڑ گیا۔ اگر وہ زیادہ دیر زندہ رہا ہوتا تو ہمیں یقین ہے کہ وہ اور بھی سائنسی کارنامے انجام دیتا۔

الٰہی انعام پانے کے لئے تزکیہ نفس کی ضرورت ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

منعم علیھم لوگوں میں جو کمالات ہیں اور صراط ......(الفاتحہ:7) میں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے ان کو حاصل کرنا ہر انسان کا اصل مقصد ہے اور ہماری جماعت کو خصوصیت سے اس طرف متوجہ ہونا چاہئے

(ملفوظات جلد اول صفحہ 237)

"تم دیکھتے ہو کہ میں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اس لئے تا کہ میں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے؟" (ملفوظات جلد اول صفحہ 350)

تم اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 352)

ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کرکے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 175)

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 175)

متکبر دوسرے کا حقیقی ہمدرد نہیں ہو سکتا۔ اپنی ہمدردی کو صرف (۔) تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو۔ اگر ایک ہندو سے ہمدردی نہ کرو گے تو (۔) کے سچے وصایا اُسے کیسے پہنچاؤ گے؟ خدا سب کا ربّ ہے۔ ہاں (۔) کی خصوصیت سے ہمدردی کرو اور پھر متقی اور صالحین کی اس سے زیادہ خصوصیت سے، مال اور دنیا سے دل نہ لگاؤ۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تجارت وغیرہ چھوڑ دو بلکہ دل بایار اور دست باکار رکھو۔ خدا کاروبار سے نہیں روکتا ہے بلکہ دنیا کو دین پر مقدم رکھنے سے روکتا ہے۔ اس لیے تم دین کو مقدم رکھو۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 592)

تعارف

انجینئرز ایسوسی ایشن پاکستان کا سالانہ میگزین 2013-14ء

ناشر: انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرنگ

صفحات اردو: 25

صفحات انگریزی: 71

1۔ Foreword میں سورۃ طٰہٰ کی آیات 117-120 کو بنیاد بنا کر انسان کی بنیادی ضروریات پانی Water For Life، خوراک Food For Life، کپڑا Clothing For Life، مکان Shelter For Life کا ذکر کرکے ایسوسی ایشن کے سامنے کاموں کی وسعت اور ضرورت کو پیش کرکے ممبران کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یہ Foreword انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب نے پیش کیا ہے۔

ایسوسی ایشن کا سالانہ کنونشن اور مختلف نوع کے پروگرام ایسوسی ایشن کو زندہ رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ گزشتہ سال 13 اور 14۔ اپریل طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے آڈیٹوریم میں کنونشن منعقد ہوئی۔ اس کی تفصیلی رپورٹ انجینئر شیخ حارث احمد صاحب نے ترتیب دی جو اس وقت جنرل سیکرٹری تھے اور اب چیئرمین ہیں۔ سالانہ کارکردگی کی بناء پر لاہور، ربوہ اور راولپنڈی علی الترتیب اول، دوم اور سوم قرار پائے۔

2۔ نہایت ہی مفید مضامین مثلاً سولر انرجی گھریلو استعمال کے لئے، انجینئر ٹیکنالوجی کیا ہے، پٹرولیم کو زیر زمین حاصل کرنا اور صاف کرنا، پانی اور خوراک پاکستان کے لئے چیلنج وغیرہ مضامین کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ جس کے اندر بہت ہی مفید معلومات ہیں۔

3۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جنیٹک انجینئرنگ کی پیشگوئی کو سورۃ النساء آیت 118-120 سے ثابت کیا تھا۔ جس کا اس زمانہ میں انکشاف ہوا ہے۔ اس کے فوائد و مضرات آہستہ آہستہ سامنے آ رہے ہیں۔ انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب نے اس کے ممکنہ سب پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔

4۔ حرم کعبہ کی موجودہ حکومت کے عہد میں جو ترامیم اور توسیع ہو رہی ہے۔ وہ نہایت شاندار اور قابل ذکر ہے 1988ء میں حرم کی جو شاندار توسیع ہوئی۔ اس پر رپورٹ دی گئی ہے حرم کا رقبہ 1 لاکھ 93 ہزار مربع میٹر تھا۔ 1988ء میں 76 ہزار مربع فٹ توسیع ہوئی ہے۔

5۔ کینیڈا میں بیت النور کیلگری ایک شاندار اضافہ ہے۔ جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2005ء میں اپنے دورہ کے دوران فرمایا تھا۔ آرکیٹیکٹ کلیم احمد صاحب نے کیلگری سے ایک مختصر رپورٹ اور بیت کے مختصر کوائف اور تصاویر پر مشتمل معلوماتی مضمون بھجا ہے جو شائع ہوا ہے۔

6۔ ناروے میں اوسلو کے مقام پر جماعت احمدیہ نے ایک دیدہ زیب ''بیت النصر'' تعمیر کی ہے۔ جو سکنڈے نیوین ممالک کی سب سے بڑی بیت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2011ء میں بنفس نفیس تشریف لے جا کر اس کا افتتاح فرمایا تھا۔ عزیزم انجینئر محمود فاتح احسن صاحب (سویڈن) نے اس بیت پر ایک معلوماتی مضمون لکھا ہے۔ جس میں ناروے کے وزیر اعظم Jens Stoltenberg کا مبارکباد کا خط بھی شامل ہے۔

7۔ Architecture نے مذہبی عبادت گاہوں کی تعمیر سے ہی جنم لیا ہے۔ مختلف مذاہب کی عبادت گاہوں کے تحفظ کا قرآن کریم نے حکم دیا ہے اور اس کے تقدس پر زور دیا ہے۔ بڑے بڑے مذاہب کی عبادت گاہوں کے جو نقوش ابھرے ہیں۔ یہ انجینئرنگ اور آرکیٹیکچر کی فیلڈ میں نہایت اہم پیش رفت ہے۔ انہی امور کو مضمون Architecture In Religions کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے۔

یادرفتگان کے طور پر ایسوسی ایشن کے چند معروف انجینئرز اور آرکیٹیکٹس کے کوائف اور تصاویر ہیں۔ جو گزشتہ سالوں میں وفات پا گئے۔

8۔ 2013ء میں جنیوا میں ایک بہت بڑی لاگت سے کئی سالوں پر پھیلا ہوا پارٹیکل فزکس پر ایک تجربہ ہوا۔ جس سے Higgs Boson Particle کی دریافت ہوئی۔ جسے ڈاکٹر عبدالسلام اور کئی اور سائنس دانوں نے اپنی ریسرچ تھیوری میں مفروضے کے طور پر استعمال کیا تھا۔ دنیا بھر کے پریس میں اس کی خبریں شائع ہوئیں۔ انجینئر نوید اطہر شیخ صاحب نے اس بارے میں چھپنے والی معلومات میں سے کچھ انتخاب دیا ہے۔

9۔ جماعت احمدیہ کے ایک بزرگ ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب (پی ایچ ڈی آسٹرانومی ایسٹروفزکس) کی وفات اور ان کی خدمات کا تذکرہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کو شامل کیا گیا ہے۔

10۔ اسلامی دور کے نامور سائنسدان کے عنوان سے مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب نے ایک مضمون تحریر کیا۔ جس کو اس میں شامل کیا گیا۔

11۔ بینن میں لگے ہوئے واٹر لائف پروجیکٹ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ کو بھی اس میں شامل کیا گیا۔ جس کے تحت نئے پمپ لگانے کے ساتھ ساتھ 10 پرانے پمپ بھی قابل استعمال بنائے گئے۔

مکرم قیصر محمود صاحب

مکرم نصیر احمد انجم صاحب کا ذکر خیر

میرا مکرم نصیر احمد انجم صاحب کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے حوالے سے تعلق رہا۔ خاکسار نے انہیں نہایت سادہ اور منکسر المزاج پایا۔ خدام الاحمدیہ کے حوالہ سے مجھے یاد ہے کہ ایک بار ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر خاکسار ان کے ساتھ بیت الذکر، علوم غربی ثناء میں ڈیوٹی پر تھا۔ انہی دنوں ان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بطور مہتمم تربیت منظوری مرحمت فرمائی تھی۔ ڈیوٹی پر موجود 2 خدام کے درمیان کوئی تلخی ہوگئی۔ آپ نے ان خدام کو بٹھا کر سمجھایا اور ان کی آپس میں صلح کروائی۔ بعد میں مجھے کہنے لگے کہ آج ہی حضور انور نے میری مہتمم تربیت کی منظوری فرمائی ہے اور آج ہی میرے سامنے یہ معاملہ آیا ہے۔ مجھ پر تو سارے پاکستان کے خدام کی تربیت کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ انہیں اس بات کی بہت فکر تھی کہ تربیت کا شعبہ کتنا اہم ہے اور مجھے کس طرح محنت سے ساتھ کام کرنا ہے۔

آپ اتنی اچھی طبیعت کے مالک تھے کہ ان کے ساتھ کام کرنے والا کوئی بھی شخص بور نہیں ہوتا تھا۔ پھر ان کے ساتھ ڈیوٹی دیتے ہوئے میں نے یہ بھی غور کیا کہ اپنے ساتھ کوئی نہ کوئی حضرت مسیح موعود کی کتاب رکھا کرتے تھے اور فارغ وقت میں اس کا مطالعہ کیا کرتے۔

مختلف علمی مقابلہ جات میں آپ کو بطور موڈریٹر تشریف لانے کی درخواست کی جاتی تو بہت خوشی کے ساتھ آتے اور پھر مقابلہ میں حصہ لینے والوں کو یہ تسلی ہوتی کہ مکرم نصیر احمد انجم صاحب نہایت محنت سے سوالات تیار کرکے لائے ہوں گے۔ اسی طرح جب بھی کسی مجلس سوال و جواب میں تشریف لاتے تو حاضرین کے سوالات کے نہایت عمدگی کے ساتھ جواب دیتے اور سوال کرنے والا مکمل مطمئن ہو جاتا۔

ان کی وفات کے بعد خاکسار کے علم میں آیا کہ مکرم نصیر انجم صاحب ہر ماہ اپنے ایک جاننے والے سفید پوش شخص کی نہ صرف نقدی کی صورت میں مدد کرتے بلکہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ اسے راشن بھی دیا کرتے تھے۔ مجھے یہ سن کر بہت حیرت ہوئی کس طرح مکرم نصیر انجم صاحب خود نہایت سادگی کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے اور دوسروں کی نہایت خاموشی کے ساتھ مدد کرتے رہے۔

نظام جماعت کی اطاعت کے بارہ میں ایک واقعہ تحریر کرتا ہوں۔ مکرم نصیر انجم صاحب کا امریکہ اور انگلینڈ جانے اور جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہونے کا ارادہ تھا۔ انہوں نے اس کے لئے 5 ستمبر 2014ء تک کی رخصت کی درخواست کی۔ جب انہیں یہ قاعدہ معلوم ہوا کہ تعلیمی درسگاہوں کے اساتذہ اور کارکنان کو موسمی تعطیلات سے متصل کوئی رخصت نہیں مل سکتی۔ تو انہوں نے مکرم وکیل التعلیم صاحب کے نام چٹھی لکھی جس کا مضمون یہ تھا کہ میری خواہش تھی کہ میں جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کے بعد واپس آؤں تاہم اگر قواعد کی رو سے یکم ستمبر کو جامعہ حاضر ہونا ضروری ہے تو خاکسار انشاء اللہ اس سے قبل آ جائے گا اور یکم ستمبر کو جامعہ حاضر ہو جائے گا۔ مکرم نصیر احمد انجم صاحب کی صاف دلی اور نظام کی اطاعت تھی کہ حضور انور نے از راہ شفقت اس سال جلسہ پر جانے والے اساتذہ کو 4 ستمبر تک جامعہ حاضر ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس چھوٹے سے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس طرح نظام کے ہر فیصلہ پر دل و جان سے عمل کیا کرتے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اہلیہ محترمہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ از ایڈیٹر

مکرم نصیر احمد انجم صاحب کو جامعہ احمدیہ میں قریباً 6 سال پڑھانے کا موقع ملا۔ نہایت ذہین طالب علم تھے جلدی سمجھتے اور اچھا سوال کرتے۔ تحریر بھی عمدہ تھی اور انداز تحریر بھی۔ بعد میں وہ استاد بن کر آ گئے تو ان سے دوستی بھی ہوگئی۔ جامعہ کے کوارٹرز میں ہمسائے بھی بن گئے۔ ان کی طبیعت میں تلخی یا لڑائی جھگڑا نام کو بھی نہ تھا۔ ہنس مکھ، پر مزاح خوش باش رہتے تھے۔ مجالس میں اچھے لطیفے سناتے۔ ان کے ساتھ سفروں میں بھی رفاقت رہی۔ اچھے رفیق تھے۔ خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ میں بھی ہم نے اکٹھے خدمات سرانجام دیں اور باہمی تعاون سے بہت پُر لطف وقت گزارا۔ الفضل کے جوبلی نمبر کے لئے مضمون کی درخواست کی تو بڑی خوشی اور تحقیق سے دلچسپ مضمون تحریر کیا۔ قابل فخر شاگرد، بہترین رفیق کار اور اچھے ہمسائے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ آمین۔

Nas
3802

اطلاعات و اعلانات

تقریب آمین

مکرم اعظم ممتاز صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ ہالہ مریم اعظم واقفہ نو نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ تقریب آمین کے موقع پر مکرم حافظ عبدالحمید صاحب نے بچی سے قرآن کریم کی چند سورتیں سنیں اور دعا کرائی۔ بچی نے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے کے بعد صرف اڑھائی ماہ کے عرصہ میں قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

ضرورت انسپکٹران

نظارت مال آمد میں انسپکٹران کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے ایف۔ اے پاس امیدوار اپنے صدر/امیر صاحب کی سفارش سے اپنی درخواستیں معہ سندات بھجوائیں۔ اس کے لئے درج ذیل نصاب کے مطابق امتحان پاس کرنا ضروری ہے۔

(الف) قرآن مجید ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ۔ چالیس جواہر پارے۔ ارکان (۔) نماز مکمل باترجمہ

(ب) کتاب کشتی نوح۔ برکات الدعا۔ عام دینی معلومات اور بابت عقائد جماعت احمدیہ پر ایک مضمون لکھنا ہوگا۔

(ج) انگریزی و حساب بمطابق معیار میٹرک اور عام معلومات وغیرہ۔

امیدوار کا خوشخط لکھنا لازمی ہوگا۔ نیز کامیاب ہونے کیلئے پچاس فیصد نمبر حاصل کرنے لازمی ہوں گے۔

(نظارت مال آمد)

اعلان دارالقضاء

مکرمہ مجیدہ احمد صاحبہ ترکہ مکرم نذیر احمد صاحب

مکرم مجید احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم نذیر احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 02 بلاک نمبر 02 محلہ دارالیمن برقبہ 2 کنال 33 مربع فٹ میں سے 12 مرلہ 193 مربع فٹ بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار اور میرے بھائی مکرم وحید احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ عظیمہ خاتون صاحبہ (بیوہ)

2۔ مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ (بیٹی)

3۔ مکرم مجید احمد صاحب (بیٹا)

4۔ مکرم وحید احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

☆......☆......☆......☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

13 نومبر 2014ء

12:30 am	فرنچ سروس
1:30 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	کڈز ٹائم
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 2014ء
4:05 am	انتخاب سخن
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:55 am	الترتیل
6:20 am	گلشن وقف نو
7:25 am	دینی و فقہی مسائل
7:50 am	قصائص الانبیاء
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:25 am	یسرنا القرآن
11:45 am	حضور انور سے ملاقات 23 مارچ 2013ء
12:45 pm	In-Depth
1:25 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
1:45 pm	ترجمۃ القرآن
2:50 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	جاپانی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:25 pm	یسرنا القرآن
5:45 pm	In Depth
6:25 pm	کسر صلیب
7:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 اکتوبر 2014ء (بنگلہ ترجمہ)
8:40 pm	Persian Service
9:20 pm	ترجمۃ القرآن
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور سے ملاقات 23 مارچ 2013ء

عطیہ خون۔ خدمت بھی عبادت بھی

مشہور شہر

بیلجیئم کا دارالحکومت برسلز (Brussels)

بیلجیئم کا دارالحکومت اور ملک کا سب سے بڑا شہر۔ فرانسیسی زبان میں اسے بروکسلز (Bruxelles) اور پرانے زمانے میں بروسیلا (Broucsella) کہا جاتا تھا۔ یہ 50.50 درجے شمال اور 4.21 درجے مشرق کے مابین واقع ہے۔ اس کی آبادی 13 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔

سولہویں صدی عیسوی میں پروٹسٹنٹ انقلابیوں اور جوابی حملہ کرنے والوں نے اس کی شان و شوکت اور عظمت کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔

آرچ ڈیوک البرٹ (Archduke Albert) اور ملکہ آئزابیلا (Isablella) (1598-1633) کے مذہبی رجحانات کی بنا پر یہاں پر متعدد اعلیٰ پائے کے گرجا تعمیر کئے گئے جو باروق طرز تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہیں۔

لیکن فرانس کے بادشاہ لوئی چہار دہم (1638-1715) جسے تاریخ میں سورج بادشاہ (The Sun King) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے نے سینکڑوں تاریخی عمارتوں کو نذر آتش کر دیا۔ جوزف دوم آف آسٹریا کے خلاف دی برینٹ انقلاب (Brabant Revolution) سے فرانس کو دوبارہ اس پر اقتدار مل گیا۔ اس کے عہد میں بیلجیئم کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر نپولین کے عہد میں قبضہ کر لیا گیا تھا۔

آزادی سے قبل اسی ملک پر نیدرلینڈ کا قبضہ تھا 1838ء میں نیدرلینڈ سے آزادی حاصل کرنے کے بعد اسے ملک کا دارالحکومت قرار دیا گیا۔

جنگ عظیم اول کے دوران (1914-1918) اس شہر پر جرمنی کی عملداری رہی۔ دوسری جنگ عظیم میں اسے بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا اور یہ شہر برطانیہ کی عملداری میں چلا گیا۔ 1944ء میں بیلجیئم کی آزادی کے ساتھ ہی یہ شہر بھی آزاد ہو گیا۔

متعدد عالمی تنظیموں کے صدر دفاتر (جن میں یورپین کمیونٹی، یورپین کول اینڈ سٹیل کمیونٹی، ناٹو اور یورپین یونین بھی شامل ہیں) یہیں ہیں۔

1948ء میں اس مقام پر معاہدہ برسلز جن میں بیلجیئم کے علاوہ فرانس، لکسمبرگ، دی نیدرلینڈز اور برطانیہ شامل ہیں کے مابین اقتصادی، عمرانی اور ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے طے پایا۔

1958ء میں یہیں بین الاقوامی میلہ منعقد ہوا۔

1973ء میں ایک اور معاہدے کے تحت برطانیہ، ڈنمارک اور آئرلینڈ نے اسی مقام پر یورپین اکنامک کمیونٹی میں شمولیت اختیار کی۔

مارکیٹ سکوئریا گرینڈ پلیس (Grand Place) ٹاؤن ہال، 96 میٹر بلند ٹاور گلڈ ہال، 13-15 ویں صدی کا گرجا، ریلوے سٹیشن اور ہوائی اڈے کی عمارات دیدنی ہیں۔ برسلز یونیورسٹی اہم تعلیمی ادارہ ہے اس کا قیام 1834ء میں عمل میں آیا۔

دی مارکیٹ سکوئریا گرینڈ پلیس مغربی یورپ کے خوبصورت مقامات میں سے ایک ہیں۔

گاتھک طرز کا ٹاؤن ہال بھی تعمیراتی حسن کا نادر نمونہ ہے۔

جان وین روسبروک (Janvan Ruysbroeck) نے 1449ء میں 96 میٹر بلند ٹاور تعمیر کرایا۔ اس کے اوپر برسلز کے سینٹ مائیکل کا مجسمہ بھی ایستادہ ہے۔

ٹاؤن ہال کے بالمقابل بریڈ ہاؤس Bread House یا ایون شاہ واقع ہے۔ اس کا پرتگیزی نام بروڈ ہائز (Brood Huys) ہے۔ سٹی میوزیم بھی اسی عمارت کے اندر قائم کیا گیا ہے۔

دی گلڈ ہال 1695ء کی تعمیر کردہ عمارت ہے، خوبصورتی کے اعتبار سے اسے پورے بیلجیئم میں شہرت حاصل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

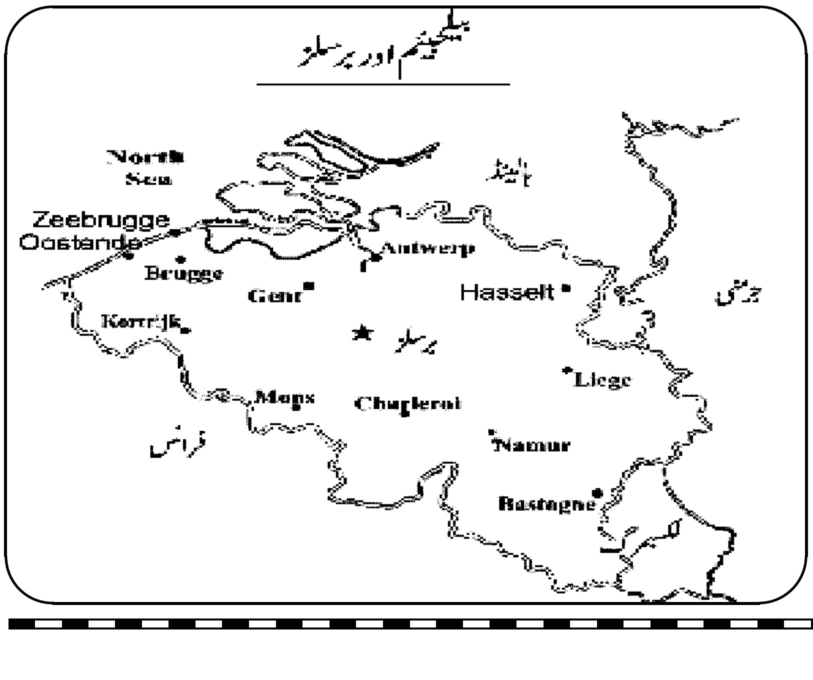

بقیہ از صفحہ 2 سوال و جواب

س: قرب خداوندی کے حصول کے لئے صدق اور وفاداری کی اہمیت بیان کریں؟

ج: آپ فرماتے ہیں کہ! خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کیلئے صدق دکھلایا جائے۔ حضرت ابراہیمؑ نے جو قرب حاصل کیا تو اس کی وجہ یہی تھی.....کہ ابراہیمؑ وہ ابراہیمؑ ہے جس نے وفاداری دکھائی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے اور ہر ذلت اور سختی اور تنگی خدا کے لئے گوارہ کرنے کو تیار نہ ہو یہ صفت پیدا نہیں ہوسکتی.......اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا ہے اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے اور عمل دکھ سے آتا ہے لیکن جب انسان خدا کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کو دکھ میں بھی نہیں ڈالتا''۔
(ملفوظات جلد 2 صفحہ 703)

س: قرب الٰہی کے حصول کیلئے نوافل کی اہمیت بیان کریں؟

ج: اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے طریق کے بارے میں بخاری میں حدیث ہے کہ مومن بذریعہ نوافل کے اللہ تعالیٰ سے یہاں تک قرب حاصل کرتا ہے کہ وہ اس کی آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں اور زبان ہو جاتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی کی عداوت کرتا ہے وہ جنگ کیلئے تیار ہو جاوے اس قدر غیرت خدا تعالیٰ کو اپنے بندے کیلئے ہوتی ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے تائیدی نشانوں کے ظہور سے کس طرح اپنی صداقت کا استدلال فرمایا؟

ج حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ! ''قدیم سے اور جب سے کہ سلسلہ انبیاء شروع ہوا ہے سنت اللہ یہی ہے کہ وہ ہزاروں نکتہ چینیوں کا ایک ہی جواب دے دیتا ہے یعنی تائیدی نشانوں سے مقرب ہونا ثابت کر دیتا ہے تب جیسے نور کے نکلنے اور آفتاب کے طلوع ہونے سے یکلخت تاریکی دور ہو جاتی ہے ایسا ہی تمام اعتراضات پاش پاش ہو جاتے ہیں سو میں دیکھتا ہوں کہ میری طرف سے بھی خدا یہی جواب دے رہا ہے''۔ (اربعین، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 451)

س: خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کیلئے بڑا نشان کسے قرار دیا گیا ہے؟

ج: آپ فرماتے ہیں کہ! یاد رہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کیلئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے بلکہ استجابت دعا کی مانند اور کوئی بھی نشان نہیں کیونکہ استجابت دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بندہ کو جناب الٰہی میں قدر اور عزت ہے۔ ......میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہزار ہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ اگر میں سب کو لکھوں تو ایک بڑی کتاب ہو جائے۔''
(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 334)

س: حضرت مسیح موعود کی دعا سے سید ناصر شاہ کی ترقی کا واقعہ بیان کریں؟

ج: آپ فرماتے ہیں کہ! استجابت دعا کا ایک یہ نشان ہے کہ ایک میرے مخلص سید ناصر شاہ...وہ اپنے افسروں کے ماتحت نہایت تنگ تھے اور کئی آدمی ان کی ترقی کے حارج تھے بلکہ ان کی ملازمت خطرے میں تھی۔ ایک دفعہ انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ میں استعفیٰ دے دیتا ہوں......تب میں نے ان کو کہا کہ کچھ دن صبر کرو میں تمہارے لئے دعا کروں گا اور اگر پھر بھی مشکلات پیش آئیں تو پھر اختیار ہے۔ بعد اس کے میں نے جناب الٰہی میں ان کیلئے دعا کی اور حضرت عزت سے ان کی کامیابی چاہی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بجائے اس کے کہ پہلی ملازمت بھی خطرے میں تھی غیر مترقب طور پر ترقی ہوگئی''۔
(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 334)

س: سیٹھ عبدالرحمان صاحب تاجر مدراس کس طرح حضرت مسیح موعود کی دعاؤں سے روبہ صحت ہوئے؟

ج: آپ فرماتے ہیں کہ! میرے ایک صادق دوست اور نہایت مخلص جن کا نام ہے سیٹھ عبدالرحمان تاجر مدراس ان کی طرف سے ایک تار آیا کہ وہ کاربنکل یعنی سرطان کی بیماری سے جو ایک مہلک پھوڑا ہوتا ہے بیمار ہیں......ان کی بیماری کی وجہ سے بڑا فکر اور بڑا تردد ہوا۔ قریباً نو بجے دن کا وقت تھا کہ میں غم اور فکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ یک دفعہ غنودگی ہو کر میرا سر نیچے کی طرف جھک گیا اور معاً خدائے عزوجل کی طرف سے وحی ہوئی کہ ''آثار زندگی''۔ بعد اس کے ایک اور تار مدراس سے آیا کہ حالت اچھی ہے کوئی گھبراہٹ نہیں''۔
(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 338)

س: خدا تعالیٰ کے ماموریں کی شناخت کا اہم ذریعہ کیا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''انبیاء اور خدا تعالیٰ کے ماموریں کی شناخت کا ذریعہ ان کے معجزات اور نشانات ہوتے ہیں۔ جیسا کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی شخص اگر حاکم مقرر کیا جاوے تو اس کو نشان دیا جاتا ہے اسی طرح پر خدا تعالیٰ کے ماموریں کی شناخت کیلئے بھی نشانات ہوتے ہیں اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے میری تائید میں نہ ایک نہ دو نہ دوسو بلکہ لاکھوں نشانات ظاہر کئے......آسمان سے میرے لئے نشان ظاہر ہوئے ہیں زمین سے بھی ظاہر ہوئے ہیں''۔
(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 291)

س: حضرت مسیح موعود نے اپنی صداقت میں کن الٰہی نشانوں کے ظہور کا ذکر فرمایا؟

ج: کسوف خسوف، طاعون پھیلنے اور اونٹنیوں کے بیکار ہونے کے نشانات ظاہر ہونے کی پیشگوئیاں تھیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ''عجیب بات ہے کہ جو میرے مقابلہ میں آیا وہ ناکام اور نامراد رہا اور مجھے جس آفت اور مصیبت میں مخالفین نے ڈالا میں اس میں سے صحیح سلامت اور بامراد نکلا۔ پھر کوئی قسم کھا کر بتاوے کہ جھوٹوں کے ساتھ یہی معاملہ ہوا کرتا ہے؟''
(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 292)

س: جلسہ سالانہ جرمنی میں کتنے ممالک سے کتنے احباب شامل ہوئے؟

ج: فرمایا! جلسہ کی حاضری ہے۔ حاضری مستورات 16 ہزار 36، مرد 17 ہزار 135، مہمان 1 ہزار 7، کل حاضری 33 ہزار 171 اور 72 ممالک کی نمائندگی ہوئی۔ شمولیت بیرون از جرمنی 3 ہزار 207 ہیں۔

ربوہ میں طلوع و غروب 6۔نومبر

طلوع فجر	5:05
طلوع آفتاب	6:26
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:18

وردہ فیبرکس
(سب رنگ آپ کے)
کھدر ہی کھدر، کاٹن، لیلن، وول کھدر، بوتیک شرٹس
تمام ورائٹی انتہائی مناسب ریٹ پر حاصل کریں۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

شوز کی نئی ورائٹی کے ساتھ ساتھ لیڈیز برقعہ
اور لیڈیز کوٹ بھی دستیاب ہیں۔
رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ
0476213835

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211524
0336-7060580
طالب دعا: تنویر احمد

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
16 نومبر سے نئی کلاس کا آغاز
داخلہ جاری ہے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری
کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی
ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
قائم شدہ 1952
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

ایک نام مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 9/1 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
(مرحوم) حکیم عبدالحمید اعوان
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com
ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com